شانِ صابر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غزل اعجاز

ہم ایسے محو عشقِ روئے صابر ہوتے جاتے ہیں
نثارِ قامتِ دلجوئے صابر ہوتے جاتے ہیں

لبھائے لیتی ہے دل کو ادائے شانِ محبوبی
کرشمے کیا کوئی جادوئے صابر ہوتے جاتے ہیں

تڑپنے لوٹنے اپنے پہ سو سو بار ہیں صدقے
کہ ہم بھی کشتۂ ابروئے صابر ہوتے جاتے ہیں

تعجب تو یہ ہے دنیا میں جو جو رند کے ہیں عاشق

ہوا انُھو ہاں باغ کوثے صابر ہوتے جاتے ہین
اسے کعبہ سمجھتے ہین اُسے قبلہ سمجھتے ہین
خدا کے بندے اب یون ہوئے صابر ہوتے جاتے ہین
تجلّی ہوگئی تاریکیٔ عرفان نگاہون مین
فروغ اہلِ دین ہندوئے صابر ہوتے جاتے ہین
ہمارے دل کے داغون سے بھی اک خوشبو نکلتی ہے
عجب گل ہین کہ کہلکر بوئے صابر ہوتے جاتے ہین
بنائے دیتا ہے دیوانہ صحرا ہم کو کلیر کا
کہ رشکِ حورِ عین آہوئے صابر ہوتے جاتے ہین
نعمین کا نیک طالع نیک اختر نیکیون مین ہے
وہی ہین نیک جو نیکوئے صابر ہوتے جاتے ہین
قریبے خوب، ہین یہ بزم خاصانِ الٰہی کے
جو ہم پہلو ہین ہم پہلوئے صابر ہوتے جاتے ہین
کہین سب کیون نہ اے اعجاز چشتی صابری مجھکو
مرے دل پہ بھی اب قابوئے صابر ہوتے جاتے ہین

غزل احسن

بنایا ہے حسین تیرے قدم نے ہر بیابان کو	دیا ہے جام عرفان کا جو اک نمایہ کو مہمان کو
ترقی ہے شان کو تصدق ہے صابر مرے مولا	بنایا کعبہ اہل دل ان کلیر کے میدان کو

نسیمِ فیض کرم تیری عجب نیرنگ سازی ہے	چمن مہکا رہا ہے طالبوں کے قلب و جان کو
مئے الفت مجھے بھی دیکے متوالا بنایا ہے	سمجھ ہوتی نہ تھی فقر کا حالِ پریشان کو
بنا ہی تکیۂ اہلِ صفا تیرے سبب وہ بھی	نہ کیونکر شہرت افزا سے تیرے بیابان کو
ترا یہ مرتبہ اللہ اکبر یہ ذی عظمت	کہ ملتی ہیں تیرے ہی در سے اہلِ عرفان کو

ترے افضال نے صابر مجھے احسن بنایا ہے
وگرنہ پوچھتا تھا کون مجھ کمتر سے دربان کو

غزل اعظم

مرے صابر آج جو خواب میں تو نے اپنا جلوہ دکھا دیا
جو شرابِ صحو کا جوش تھا اسے سکر کرکے پلا دیا

ترے عشق نے یہ کیا کرم مجھے میرے رب سے ملا دیا
جوں ہی دیکھا چہرۂ پاک کو وہیں سر قدم پہ جھکا دیا

ترے دامِ زلف میں جب پھنسا تو غمِ جہان سے رہا ہوا
ترا فیض نقشہ صفا جما تو حجابِ غیر اوٹھا دیا

یہ امام علی کا طفیل ہے یہ کریم بخش کا فیض ہے
یہ رسولِ پاک کا ہے کرم مجھے آج مجھ سے چھڑا دیا

ترا بندہ اعظمِ تفتہ جان ترے نام کا ہے وظیفہ خوان
بطفیلِ حرمتِ خواجگان ترا نخلِ فیض لگا دیا

غزل

نور ذاتِ سرمدی مخدوم صابر کلیری
فیاضِ فیضِ احمدی مخدوم صابر کلیری

ای شاہ شاہان [illegible] ذات تو ذاتِ صمد
انعام فضلِ ایزدی مخدوم صابر کلیری

[illegible] عالی ہمت ای جانِ والا منقبت
دریای فیضِ سرمدی مخدوم صابر کلیری

محتاج [illegible] ہر التجا آمد بدرگاہت شہا
بکشا تو دست احمدی مخدوم صابر کلیری

اعظم سگِ دربارِ تو افتادہ در [illegible] کارِ تو
اے شاہ ملکِ ایزدی مخدوم صابر کلیری

غزل اطہر

جسے دیکھو ہے مستانہ علاء الدین صابر کا
رہے آباد میخانہ علاء الدین صابر کا

الٰہی پھر ہو اک نگاہِ لطف اے ساقی دریا دل
کہ ہر گردش میں پیمانہ علاء الدین صابر کا

پریشان ہو [illegible] پھروں میں خاک سر کوی جاناں میں
کہیں سب مجھکو دیوانہ علاء الدین صابر کا

سر گردون فرازان بھی جھکا [illegible] سے نگون ہر دم
ہے وہ دربار شاہانہ علاء الدین صابر کا

کرو سب [illegible] ذکر علاء الدین صابر تم
پسند ہے مجھکو افسانہ علاء الدین صابر کا

خداوند مجھکو وہ آتش [illegible] شمع جلالت ہے
دلِ اطہر ہے پروانہ علاء الدین صابر کا

غزل

مجھکو کوئے یار کی ہم تک خبر صبا [illegible]
قفس میں دم ہر [illegible] کا رنگ [illegible]

کہاں کا مجھکو تحمل کدہر کی صبر و شکیب
نظر نہ [illegible] جبتک وہ شکل ناز آئے

زمانہ میرا مطیع بخت ہو مرا یاور
گ[illegible] کر مجھے صابر کے در کی مل جائے

چمن میں لب پہ جو بلبل کے نام ہو تیرا
خزان رسیدہ گلو نپر نہ کیون بہار آئے

مکان جہل کی دنیا میں ہوگئے مسمار
ہیں راستے وہ طریقت کی تو نے بتلائے

تری ہی نام سے ہے ملک ہند کو زینت
وجود سے ترے عالم نے فیض ہیں پائے

ہوں [illegible] ہزار
کہ آئینہ مری صورت جو دیکھے شرمائے

اٹھے [illegible] دل [illegible] ہوا پامال
امید کی مرے تخمین ہیں پھول مرجھائے

دکن میں خستۂ غم ہے پڑا ابدالیوں کی
نظر ہو رحم کی گر غم سے مخلصی پائے

غزل تحمل

بہت مضطرب ہیں طلبگار صابر
خدایا دکھا جلد دیدار صابر

جو کلیر میں آئیں کرین کعبے والے
طواف مزار پر انوار صابر

ہوا کرتے ہیں جس کے سیراب لاکھوں
وہ ہے چشمۂ فیض دربار صابر

نہیں ہوتے ممنون درمان عیسی
بڑے صبر والے ہیں بیمار صابر

فدا کرتے تھے جان اعجاز لب پر
ثنا کرتے تھے شمس گفتار صابر

قیامت ہی برپا ہوا چاہتی ہے
تڑپتے ہیں مشتاق دیدار صابر

وہ سرتاج و سردار ہے چشتیون کا
تحمل جو ہے کفش بردار صابر

غزل جوہر

ہے کیا ہی شکل نورانی علاء الدین صابر کی
کرے یوسف بھی دربانی علاء الدین صابر کی

منور ہے وہ پیشانی علاء الدین صابر کی
ہے گویا شان یزدانی علاء الدین صابر کی

شرابی ہوں میں اک خمخانۂ پیران کلیر کا
مری آنکھیں ہیں مستانی علاء الدین صابر کی

اوسی گیسو سے الفت ہے انہیں زلفوں کا مجنوں ہوں
طبیعت بھی ہے دیوانی علاء الدین صابر کی

جو وہ شاہ ولایت خواب میں آئے نظر مجھکو
کروں میں دل سے مہمانی علاء الدین صابر کی

مے وحدت ہے گر منظور یارو بزم کثرت میں
ہے لایق بادہ پیمانی علاء الدین صابر کی

طریقت میں حقیقت میں شریعت میں ولایت میں
ہے ذات پاک لاثانی علاء الدین صابر کی

کوئی مصروف ہوتی ہے کیسی صحبت ہے صابر کی
وہ دیکھو بزم عرفانی علاء الدین صابر کی

خدا ہم کو بھی لیجائے در صابر پہ اے جوہر

کریں ہم بہی ثنا خوانی علاء الدین صابر کی

غزل جوہر

لاگی من مین کٹریا کلیر کی
موسے بہاوے بجریا کلیر کی

دکہاوے مجہے منور نقاب سرکاوے
نگاہ مست ہی حق کا کوئی چرکا دے

شرف تو اتنا فدائی کو اپنے درکا دے
تری حضوری دہلیز پہ دو سر کا دے

رہون جا کے نگریا کلیر کی

مزاج کیسا ہے کسطرح حال آقا ہے
خبر ہو تجہکو بہی کچہ اے صبا بتا کیا ہے

مریض عشق کا بہی ذکر کوئی آیا ہے
فراق خواجہ مین بےچین ہی تڑپتا ہے

کوئی لاوے خبریا کلیر کی

وہ دن دکہا دے خدا ہم بہی دیکہ لین جا کر
مزار نائب ہند الولی سید کلیر

جو دن سیل کا آئے تو عید سے بڑہکر
خوشی کے مارے کہیں بار بار یون جوہر

سر پہ سوہے گگریا کلیر کی

غزل حاذق

مرے دل مین جو الفت ہے علاء الدین صابر کی
تو یہ بالکل مروت ہے علاء الدین صابر کی

لگا رہتا ہے میلہ رات دن حوران جنت کا
ریاض خلد تربت ہے علاء الدین صابر کی

ملک بہر زیارت آتے ہین عرش معلے سے
فلک پر بھی یہ شہرت ہے علاءالدین صابر کی

تصور مین رخ پر نور صابر دیکھ لیتا ہون
مجھے حاصل زیارت ہے علاءالدین صابر کی

تجھے اے منکر دین آتش دوزخ جلائے گی
اگر دل مین عداوت ہے علاءالدین صابر کی

عطا ہوتے ہین بھر بھر کر مئے توحید کے ساغر
یہ حاذق پر عنایت ہے علاءالدین صابر کی

غزل دیگر

حق کے دلارے پیارے صابر — عرش کے تارے پیارے صابر
اپنی نگر کی راہ دکھا دے — خواجہ ہمارے پیارے صابر
آکے پڑے ہین تمہرے دوارے — داس تمہارے پیارے صابر
نین لگا کے سُدھ ہی نہ لینی — ایسے بسارے پیارے صابر
تم ہی تو ٹھیرے نیّا کے موری — کھیون ہارے پیارے صابر
تمہری گلی سے جائین کہان ہم — نین کے مارے پیارے صابر

اپنی عمریا تم بن حاذق
کیسے گذارے پیارے صابر

غزل حافظ

اے سرگروہِ اولیا مخدوم صابر کلیری
اے عارفون کے پیشوا مخدوم صابر کلیری

سلطان کلیر ہو تمہین مقبولِ داور ہو تمہین
اے نور چشم مصطفےٰ مخدوم صابر کلیری

اے دستگیر بے کسان اے چارۂ دردِ نہان
اے خواجۂ حاجت روا مخدوم صابر کلیری

پھر کرکے ہر سو تشنہ لب آیا ہون تیرے در پہ اب
دے جام الفت کا پلا مخدوم صابر کلیری

حافظ غریب و ناتوان تڑپے ہے اتنو نیم جان
کر رحم اب بہر خدا مخدوم صابر کلیری

غزل خلش

ہین خاص میرے آقا صابر علیہ الرحمۃ
جسنے لقب ہے پایا صابر علیہ الرحمۃ

تعریف کیا بیان ہو ہر اک پہ جو عیان ہو
ہر شہر میں ہے چرچا صابر علیہ الرحمۃ

کیا جو زمین ہی جنت سی کم نہین ہے
یہ فخر تم نے پایا صابر علیہ الرحمۃ

جسکو خلقت سب آفتاب تاباں
ہے نقش پا تمہارا صابر علیہ الرحمۃ

مجھکو بلوا لے شتابی
ہر سال ہے ارادہ صابر علیہ الرحمۃ

کلیر تک ہو رسائی چھڑوا سیے ڈبائی
ب ڈوبتا ہے بیڑا کیجیے مدد خدا را
تمسے جو ہو سوالی ہرگز پھرے نہ خالی
خلد بریں میں گھر ہو کلیر میں اب گذارا
خوش خود خوش طریقت خضر رہ حقیقت
مشتاق دید آئیں آنکھوں میں اپنا آ بیٹھیں

فرقت نہیں گوارا صابر علیہ الرحمۃ
کافی ہے اک اشارا صابر علیہ الرحمۃ
مقصد ہر اک ہو پورا صابر علیہ الرحمۃ
ہر اک سے ہے انکو کہتا صابر علیہ الرحمۃ
ہر سو بجا ہے ڈنگا صابر علیہ الرحمۃ
ہے آج جلوہ آرا صابر علیہ الرحمۃ

عبد الصمد تمہارا کہتے جسے خلش ہیں
ہے جان و دل سے شیدا صابر علیہ الرحمۃ

غزل خلیق

مجھے روئے مبارک اپنا دکھا مخدوم علی احمدؐ صابر
مری سوتی ہوئی تقدیر جگا مخدوم علی احمدؐ صابر
ولیوں میں نہیں کوئی تجھسا مخدوم علی احمدؐ صابر
تو بابا فریدؒ کا ہے پیارا مخدوم علی احمدؐ صابر
مجھے جام سے عرفان کا پلا از بہر خدا روضہ پہ بلا
مرا دل ہے تپ دوری سی جلا مخدوم علی احمدؐ صابر
کیا حق نے شرف ہے تم کو دیا خاصان خدا میں نام خدا
مشہور کیا مقبول کیا مخدوم علی احمدؐ صابر
اتنے ہیں مرید جہاں میں تر ہو سکتی ہی نہیں کہ شمار کرے

چرچا ہے ہر اک جانب کو ترا مخدوم علی احمدؒ صابر

اب شوقِ زیارت دلکو مرے تڑپانے لگا دن رات سے مجھے
دربار مین اپنے مجھکو بلا مخدوم علی احمدؒ صابر

اللہ کبھی گر دل کا مرے ارمان زیارت پورا کرے
ہو جاؤن مین دل سے تیرے فدا مخدوم علی احمدؒ صابر

ہے دل مین یہی ارمان ہر دم دکھلا دے رخ روشن اپنا
آ مجھکو نظر تو بہر خدا مخدوم علی احمدؒ صابر

دربار مین مجھکو کرکے طلب بر لاؤ مرے دلکا مطلب
دن رات یہی کہتا ہون مین یان مخدوم علی احمدؒ صابر

حسرت ہے خلیق کے دلمین یہی دربانی ملے تیرے در کی
اب بہر خدا خدمت مین بلا مخدوم علی احمدؒ صابر

غزل رفیق

ہے مدعائے دل یہ ہر بار پیر صابر
جام وصال مجھکو بہر خدا پلا دے

دیکھون مین آکے تیرا دربار پیر صابر
فرقت کی تشنگی سے ہون زار پیر صابر

دربار مین بلا کے روضہ مجھے دکھا دے
لب پر مرے یہی ہے تکرار پیر صابر

فرقت مین تیری میری دلکی جو کچھ ہے حالت
لاریب ہو وہ تجھکو اظہار پیر صابر

ہر ایک راز حق نے تم پر عیان کیا ہے
ہے واقف رموز غفار پیر صابر

خدمت ہی تیرے در کی بخشے مجھے الٰہی
اسکے سوا نہین کچھ درکار پیر صابر

جام محبت مجھکو پلا کے اپنا ۔۔۔ بیخود بنائیے اور سرشار پیر صابر
نزدیک کے سے دل کی امید ملتی رہتی ۔۔۔ ایسی سخی ہے تیری سرکار پیر صابر
قربان جان و دل سے ہو جاؤن اور صدقے ۔۔۔ گر خواب مین دکھاؤ دیدار پیر صابر

خادم رفیق کی ہے مدت سے آرزو یہ
دیکھون تمہارا آکر دربار پیر صابر

غزل روان

کیا کلکِ رواں سے ہو ثنائے شہ کلیر
جب اوجِ ولایت پہ ہو پائے شہ کلیر
ہے خلعتِ شاہانہ ردائے شہ کلیر
الفقر کی زینت ہے قبائے شہ کلیر
دل لے گئی اللہ ادائے شہ کلیر
کیونکر نہ کرون جان فدائے شہ کلیر
[illegible] توحید بتائے شہ کلیر
بیگانہ زمانہ سے بنائے شہ کلیر
پیروں سے [illegible] اس کو [illegible] شہ کلیر
مستغنی بنا مجھکو عطائے شہ کلیر
تن تیرے سے کیا ہوش نہ ہو جان کا مطلق
بیخود وہ کرے مجھکو ولائے شہ کلیر

سرکار مین جو آئے تہی دست نہ جائے
ہے بہر جہان عام صلائے شہِ کلیر

یہ دل کی تمنا ہے کہ حاضر ہو حضوری
دربار معلی مین بلائے شہِ کلیر

دربار مین شاہون کو ملے بار بمشکل
قسمت سے میسر ہو لقائے شہِ کلیر

مر جاؤن یہی تو خلق نہ مجھکو کہے مردہ
وہ شان مسیحائی دکھائے شہِ کلیر

جو ہو گیا اللہ کا اوس کا ہوا اللہ
خالق کی رضا یان ہے رضائے شہِ کلیر

محتاج ہین شاہانِ زمن خوانِ کرم کے
دولت یہی بنی ذرہ ربائے شہِ کلیر

رستہ [illegible] سلاطینِ جہان
جن تیغ سے [illegible] دل [illegible] شہِ کلیر

مخدوم جہان آپ ہین مقبولِ خدا آپ
کیا شان مراتب ہے بڑائے شہِ کلیر

جو چاہے رواں مانگ درِ فیض کھلا ہے
محروم نہ پھیرے گی سخائے شہِ کلیر

غزل صابر

ہمارا قبلۂ ایمان علاء الدین صابر ہے
ہمین بے سر و سامان علاء الدین صابر ہے

لب معجز نما سے جنکے جی اوٹھے لاکھون
جہان مین عیسیٰ دوران علاء الدین صابر ہے

زمین پاک کلیر ہے فلک جاہ و فلک شوکت
نہین کوئی گدا آن بان علاء الدین صابر ہے

شرف حاصل ہے یارو ہمکو اُس کی گدائی کا
ہمارا خسرو ذیشان علاء الدین صابر ہے

خیالِ حضرت صابر ہے دل مین جلوہ گر صابر
ہمارا گھر ہے اور مہمان علاء الدین صابر ہے

غزل دیگر

ترے در [illegible] نہ آسکا صابر
ہے مرا بخت نارسا صابر

میری کشتی کے ناخدا صابر
پار بیڑا میرا لگا صابر

مین فنا ہون جو تیری الفت مین
تو ہو حاصل مجھے بقا صابر

ہو گیا وہ بہشت مین داخل
ترے کوچہ مین جو رہا صابر

ترا در چھوڑ کر کہان جاؤن
ہے یہی اپنا آسرا صابر

دو جہان مین شاہ ہونکو نہین لاتی
وہ ترے در کے ہین گدا صابر

مجھ پہ للہ ہو نگاہِ کرم
اے زمانہ کے رہنما صابر

تیری فرقت مین دل دوپارہ ہے
ہو گیا شکل حرف لا صابر

چاند سورج سے ہین سوا روشن
تیرے رخسار پر ضیا صابر

ہو عطا مجھکو گوہر مقصد		دُرِ دندان پہ ہون فدا صابر	

مضطرب ہا ہجر مین ہے فضل حسین
اسے کلیر مین اب بلا صابر

غزل طالب

ہے ورد یہی ہردم میرا مخدوم علاء الدین صابر
ہر سو ہے یہی تیرا چرچا مخدوم علاء الدین صابر

تم صبر مین ہو یکتائے جہان تم شکر مین ہو یکتائے زمان
کہتے ہین تمھین کیا صل علی مخدوم علاء الدین صابر

کلیر کے بسیّا تم سے کوئی نہین راز نہان ہے خفی و جلی
کیون خلق نہ ہو تم پر شیدا مخدوم علاء الدین صابر

تم محی دین و معین الدین تم قطب فرید نظام الدین
تم دین کے نصیر و محمد ہو شہا مخدوم علاء الدین صابر

تم فخر مین ہو فخر اعلےٰ اور حق نے دیا رتبہ بالا
لکھنے سے قلم عاجز ہے مرا مخدوم علاء الدین صابر

تم ہی تو ہو محبوب علی تم ہی تو ہو دلدار علی
تو کامل مرشد اپنا مخدوم علاء الدین صابر

مشہور ولی ہندوستان ترے در کے فقیر ہین مخدوم کلا
مجھے شان کرم کا جلوہ دکھا مخدوم علاء الدین صابر

زاہر کا ترے جو رتبہ ہے مجھسے ہے محال بیان اوس کا
ہے سرپر اسکے ظل خدا مخدوم علاء الدین صابر

حاصل [illegible] ہو جاؤں [illegible]
[illegible] مخدوم [illegible] الدین صابر

ہو [illegible] کیا جب تو ہے مدد پر اون کی شہا
[illegible] خدا مخدوم علاء الدین صابر

طالب ہو تمہیں مطلوب تمہیں عاشق ہو [illegible]
طالب [illegible] علاء الدین صابر

غزل عاشق

جام شراب عرفان ہمکو پلا دے صابر	رنگ دوئی [illegible] دل [illegible]
ہو جاؤں مست بیخود ایسا چکھا دے صابر	[illegible]
رہجائے میرے دلمین دیدار کی یہ حسرت	مین [illegible]
فرقت نے تیری مارا مجھکو جلا جلا کر	اعجاز لب دکھا دو مجھکو جلا [illegible]
اک تشنہ شراب الفت تڑپ رہا ہے	دل مین لگی ہوئی ہے اسکو [illegible]
دیدار کی تمنا لائی ہے تیرے در پر	پردہ اٹھا لے صابر جلوہ دکھا دے صابر
موسیٰ فقط وہان تھے لاکھون یہان ہین شیدا	بیخود ہون سب جلوہ انکو دکھا دے صابر

آنے نپائے ہرگز اسمین خیال اغیار
عاشق کے دلپہ سکہ اپنا جما دے صابر

غزل عاشق

زینہ فلک ہے عرشِ اعظم ہے بام صابر
اعلیٰ ہے اے مسیحا کیسا مقام صابر

اعلیٰ ہے آسمان سے شانِ زمین کلیر
آتے ہیں حور و غلمان بہر سلام صابر

یہ کہدے کوئی آکر صابر بلا رہے ہیں
وہ دن بھی ہو کہ آئے مجھکو پیام صابر

معجز نما وہ لب ہیں اعجاز اگر وہ کہتے ہیں
بھی اوہیں کشتۂ غم منکر کلام صابر

دیتا ہے حاضری مہ شب کو تو صبح خورشید
یہ بھی غلام صابر وہ بھی غلام صابر

اے آتشِ جہنم ہم کو جلائے گی کیا
کندہ ہمارے لوحِ دل پہ ہے نام صابر

رتبے سوا ہیں میرے شاہان دہر سے بھی
کہتی ہے خلق مجھکو عاشق غلام صابر

غزل فرحت

ادائے صابر سولا زمانے سے نرالی ہے
مثالِ جن عیاں اونکی دلیل بے مثالی ہے

ترے دربار کا میدان رشکِ صحن جنت ہے
خجل ہے جس سے طوبیٰ وہ ترے گولر کی ڈالی ہے

نہالانِ چمن پھولیں پھلیں کیونکر نہ پھر ہردم
ترے گلزار کا خواجہ معین الدین والی ہے

نہ دوں تشبیہ ہرگز نرگس چشم غزالان سے

وہ دلکش روضۂ مخدوم کی ہر ایک جالی ہے

ملک کیا حور و غلمان کو ہے کوشش خاکروبی کی
علاء الدین کے دربار کی کیا شان عالی ہے

بیان کیا ہو مزارِ پاک کی نیرنگی شوکت
کبھی شانِ جلالی ہے کبھی شانِ جمالی ہے

نہ کیون ہو تکیہ فقرا تری ذاتِ مقدس پر
امامِ محترم ہے تو ہی حبیبِ لایزالی ہے

نہ لے وہ بھول کر بھی گر کوئی تختِ سکندر دے
درِ مخدوم صابر کا جو ادنیٰ بھی سوالی ہے

خیالِ غیر سے نفرت ہو کیسے طرح فرحت کو
تری صورت فقط آئینۂ دل مین جمالی ہے

غزل دیگر

پیا دو صابری پیالا علاء الدین صابر کا
ہوا ہے دل یہ متوالا علاء الدین صابر کا

چلو اے ہمدمو کلیر مزارِ پاک دیکھ آئین
علاء الدین صابر کا علاء الدین صابر کا

دیارِ ہند مین جنت جسے کہتا ہے کل عالم
وہی ہے روضہ والا علاء الدین صابر کا

وہان جاتو ہی جلسے رہتی ہین جو سواشِ عیانی
عجب دربار ہے مولا علاء الدین صابر کا

نجیو سقدر نورِ ولایت آپ کا چمکا
جگہ گھر ہند مین چرچا علاء الدین صابر کا

ہوا جن صابری چلتی ہین ہم جو لیج عالم مین
ہر اک جا گل کھلا دیکھا علاء الدین صابر کا

مرادِ دل ہوئی حاصل گیا جو آپکے در پر
اسی آئینہ دل میں ہیں وہ بات حاصل ہے
یہ دیکھو فیض مولانا علاء الدین صابر کا
کہ دیکھیں رات دن مظہر علاء الدین صابر کا

ترستے ہی در پہ آکے پھر تو فرحت سے مر گئیں
سگِ درگاہ گر بنجا علاء الدین صابر کا

غزل فخر

میرے مخدوم لو خبر میری
اب ہے حالت بتر بتر میری
تھا کچھ ایسا خیال صابر کا
نہ لگی آنکھ رات بھر میری
تم کو دیکھوں تو کسطرح دیکھوں
آنکھ میری نہ وہ نظر میری
نہ لگی پشت بستر غم پر
شام سے سسکتے تا سحر میری
سوئے کلیر کبھی تو بلوا لے
اتنی امید پوری کر میری
تیرا عاشق ہو نہیں تو اے صابر
حور پہ کیا پڑے نظر میری
اشک خوں کیوں نہ ٹپکے آنکھوں سے
بن گئی آہ نیشتر میری
رات بھر نیند کیوں نہیں آتی
صبح محشر ہے کیا سحر میری

فخر ہے تجھ پر میرا مرنا بھی
چارہ گر تم سے ہے خبر میری

غزل فضل

بس اب سودین ہے صابر پکارا
کیا ہے دونوں جہان سے کنارا

بغیر اوسکے دیکھے نہیں چین دل کو
نہو کیسے اب ہو گذارا ہمارا

نہیں چین بے دیکھے جلوہ تمہارا
تپ ہجر نے ہاے بے موت مارا

دکھا دو کبھی خواب میں اپنا نظارا
کہ ہووے دل زار کو کچھ سہارا

بھرا دامن آرزو اس کا جس نے
ترے در پہ آ اپنا دامن پسارا

مراد دلی میری بر آوے حضرت
مرا حال سب تم کو معلوم سارا

عیاں ہے بیاں کی نہیں مجھکو حاجت
نہاں ہے ترے سامنے آشکارا

ہو دو جہاں کی اوسے عیش حاصل
ترے در کا خاشاک جس نے بہارا

نہیں فضل کی اور کچھ آرزو ہے
مجھے اپنا جلوہ دکھادو خدارا

غزل کوثر

آرزو ہے کہ خدا جلد دکھا دے کلیر
دل کو مرغوب ہے کوثر کے فضائے کلیر

پھر نہ ہرگز ہو گلستان جہاں کی خواہش
شیخ صاحب جو کبھی دیکھیں فضائے کلیر

مجھکو شوق اڑا کے مجھے کلیر کی طرف
پھر کبھی ہے جو مرے سر میں ہوائے کلیر

دلمیں حسرت یہی ہے کوچۂ صابر میں پہونچوں
ہے یہ آنکھوں کی تمنا نظر آئے کلیر

پھر نہ تعریف کرے باغ جناں کی رضوان
اے فلک مجھ سے جو چھٹے وہ تماشائے کلیر

ہجر صابر میں تڑپتا ہوں لبوں پر دم ہے
شاہ کلیر مجھے اب جلد بلا دے کلیر

دل نہ بہلے گا مرا باغ جہاں میں کوثر
مرے دل کو تو ہے مرغوب فضائے کلیر

غزل فیض

ڈوبتا ہوا میری تم پار لگا یا شاہ علاء الدین صابر
دریائے الم میں پڑا ہوں پھنسا یا شاہ علاء الدین صابر

تم مرشد برحق بحر کرم تم ہادی رہبر فیض اتم
تم گوہر معدن جود و سخا یا شاہ علاء الدین صابر

در پر تیرے جو آیا ہے شہا نومید کبھی نہیں یاں سے گیا
جو مقصد دل تھا حصول ہوا یا شاہ علاء الدین صابر

کلیر کی زمیں کو ہے رتبہ بڑا جو روضۂ پاک وہاں پہ بنا
مرقد پہ برستا ہے نور خدا یا شاہ علاء الدین صابر

یہ فضل تمہارے سے در کا گدا یا شاہ ولایت بحر خدا
ہو مہر کی اس پہ نظر آقا یا شاہ علاء الدین صابر

غزل محفوظ

آ کے بیٹھے بر مقام نقطہ آجائے رو سے حق نما تھا
کھلے اسرار الانسان سری بر ملا صابر

ہیں عشق صاحب الفقر فخری میں فنا صابر
فقیری کی نہ کیوں آپکے دم سے بقا صابر

ہو جبکا شیخ گنج شکر کو بھی فخر کا باعث
فرید الدین سے کوئی پوچھے رتبہ آپ کا صابر

مرے سب ظاہر و باطن اسی در سے چھپے ہیں
تری درگاہ کے گو رہیں یا جب شفا صابر

مرے دل کو نماز عشق یہ مجھکو سکھائی ہے
تری یاد آئی اور کلیر کیجانب سر جھکا صابر

کسوٹی فقرِ خالص کی ہے سنگِ درگہہ والا
پرکھا جاتا ہے یہاں آکر ہر اک کھوٹا کھرا صابر

تصور میں نگاہِ مست کی ہے جوش کیفیت
سنبھال آکر کہ میں کم ظرف آپے سے چلا صابر

مجھے لایا ہے کلیر تیرے لطفِ عام کا شہرہ
عطائے خاص سے بھر دے مرے دامن کو یا صابر

یہ دولت فضلِ رحمٰن کی بدولت ہاتھ آئی ہے
کہ رنگِ صابری محفوظ میں کچھ آگیا صابر

غزل ناکام

علاء الدین صابر تو ہمارے دل کا ارمان ہے
ناتواں ہم بے کسی میں نام تیرا راحتِ جان ہے

تری درگاہ میرا کعبۂ مقصد ہے اے صابر
ترا بابِ معلیٰ میرے دل کا بابِ ایمان ہے

ترے عارض سے دل میں روشنی ہے مہرِ عرفان کی
ترے گیسو کا سودا ہے جسے وہ کب پریشان ہے

ترے نامِ مبارک سے شفا بیمار پاتے ہیں
کسی کے دل کی راحت ہے کسی کے دل کا ارمان ہے

طریقِ بیخودی میں آرزو کے ہاتھ سے پرزہ
ترا ناکامِ محبت بخیۂ چاکِ گریبان ہے

بلاؤں پر مجھے توفیق دلوادے صبر کی صابر
مجھے یہ بات مشکل ہے تجھے یہ بات آسان ہے

قیامت مین اوسے کیا خوف ہو خورشید محشر کا
جو تیرے جلوۂ رخسار سے ذرات حیران ہی

مجھے کیون غم ہو اپنے بے سروسامانی زمانے کا
زمانے بہر کا جب تو ہر طرح سے میر سامان ہے

ترے سرمست الفت نت نئے حالونمین رہتے ہین
کوئی ذرات خندان ہے کوئی ذرات گریان ہی

مین ذرہ ہون تو میرا آفتابِ ذرہ پرور ہے
مین مورِ ناتوان ہون اور تو میرا سلیمان ہے

رہے ناکام کیون ناکام مقصودِ محبت مین
علاء الدین صابر کی غلامی جسکو شایان ہے

غزل ناطق

سخنور ہی وہی جو بزم مین ہی مدح خوان تیرا
وہی اہل زبان ہی نام لی جسکی زبان تیرا

وہی ہی آنکھ ہو جس آنکھ مین جلوہ عیان تیرا
وہی جیا ہی دل جس دل مین ہی درد نہان تیرا

ترا سودا نہو جس سر مین وہ سر کیا ہے پتھر ہے
طبیعت کیا ہی وہ جسمین نہین وہم و گمان تیرا

تیری فیض کرم سی کوئی خالی ہاتھ کیون جا ے
در رحمت ہی در تیرا مکان جنت مکان تیرا

ترا نام مبارک کیون بہلا مخفی ہو عالم پر
عیان عالم مین ہی ان کلیر مین نشان تیرا

کوئی ایسی ہو شب ہو خواب مین دیدار یا صابر
خدا وہ دن کری آنکھون سے دیکھون آستان تیرا

الٰہی ہو یک نظر ہو المدد یا حضرت صابر
تیرے در کیسے جائے بہلا سائل کہان تیرا

مین پڑھتا ہون غزل جسدم ندا آتی ہے مرقد سے
پسند آیا ہے ناطق بس ہمین طرز بیان تیرا

غزل ۱۳

جہان مین بول بالا ہے علاءالدین صابر کا
جسے دیکھو وہ شیدا ہے علاءالدین صابر کا

ہوس سیم و زر و دولت کی نہ خواہش ہے حکومت کی
ہمارے سر مین سودا ہے علاءالدین صابر کا

ملایک جیسا ہین آپ کے روضہ مبارک پر
عجب دربار اعلےٰ ہے علاءالدین صابر کا

نہ دیکھون گا ضیا شمس و قمر کی عمر بھر ہرگز
رخ پر نور دیکھا ہے علاءالدین صابر کا

فرشتون کی زبان سے مرحبا کا شور سنتا ہون
کبھی جب ذکر آتا ہے علاءالدین صابر کا

یہی ہے عرض میری یا رو یاران طریقت سے
کہین یہ بھی کتا ہے علاءالدین صابر کا

الٰہی حشر کے میدان مین اتنا کوئی کہدے
کہ یہ بھی نام لیوا ہے علاءالدین صابر کا

نہ آؤن گا کبھی اب خلد مین کلیر کی گلیون سے

لباس فخر پہنایا ہے علاء الدین صابر کا

خدایا شکر تیرا کون سے منہ سے ادا کیجے
مجھے خادم بنایا ہے علاء الدین صابر کا

ثنا ہوتی ہے جنت مین صفت دنیا مین کرتے ہین
ہر اک محفل مین چرچا ہے علاء الدین صابر کا

بجا کہتا ہے جو کوئی مجھے کیا جھوٹ کہتا ہے
مرے سر پر بھی سایہ ہے علاء الدین صابر کا

غزل راغب

گردون ولایت کے ہین قمر مخدوم جناب علاء الدین
آنکھون کی ضیا تنویر سحر مخدوم جناب علاء الدین

اک دھوم مچی ہے چارون طرف کیا شان ہے کیا ہے عز و شرف
دریائے کرامت کے ہین گہر مخدوم جناب علاء الدین

گنجینۂ سرِ خفی و جلی اقلیم ولایت کے ہو ولی
محکوم تمہارے جن و بشر مخدوم جناب علاء الدین

روضہ پہ بلا لین آپ رقص اپنا دکھا کر شام و سحر
ہوجائے فدا طاؤس نظر مخدوم جناب علاء الدین

صورت تو دکھا دو ہم کو کہین فرقت مین ذرا آرام نہین
ہے یاد تمہاری آٹھون پہر مخدوم جناب علاء الدین

کلیر میں بلا لو پھر خدا کے لئے رہوں کب تک میں جدا
ہو جائے نگاہ لطف ادھر مخدوم جناب علاء الدین

کلیر میں مزار تمہارا ہے کیا قابل دید نظارہ ہے
لٹتا ہے تمہارے فیض کا زر مخدوم جناب علاء الدین

نظروں سے گراؤں باغ ارم روضہ کا طواف کروں ہر دم
پھولوں کی چڑھاؤں میں چادر مخدوم جناب علاء الدین

راغب کی پریشان حالت ہے فرقت نے بنائی بری گت ہے
کیوں سے لیتے نہیں تم آکے خبر مخدوم جناب علاء الدین

غزل شریف

غرض میں ہے مرے نقشہ علاء الدین صابر کا
دل دیوانہ ہے شیدا علاء الدین صابر کا

بفضل خالق باری بطفیل احمد مرسل
جہاں میں بجگیا ڈنکا علاء الدین صابر کا

جسے دیکھو وہ شیدا ہے رخ گلگوں صابر کا
جہاں میں فیض پھیلا علاء الدین صابر کا

اگر جان ہو تو حضرت کے قدموں پر تصدق ہو
اگر دل ہو تو ہو شیدا علاء الدین صابر کا

دل و جان لیکے حاضر ہوں اگر ہو اک اشارہ بھی
میرے ناصر مرے آقا علاء الدین صابر کا

شریف عاشق و غمگین کے دل میں ہے یہی حسرت
کہ دیکھوں میں کہیں روضہ علاء الدین صابر کا

شریف عاجز و مضطر ہے کیونکر ہو ثنا و مدح
کہ رتبہ ہے بہت بالا علاء الدین صابر کا

غزل راقب

وہ موسم ہے بہار رونق پہ ہے علاء الدین صابر کا
کہ گلشن بن گیا کلیر علاء الدین صابر کا

کرم بہتر سے ہے بہتر علاء الدین صابر کا
زبان سے وصف ہو کیونکر علاء الدین صابر کا

عجب دربار ہے پڑ کر علاء الدین صابر کا
ہے چرچا فیض کا گھر گھر علاء الدین صابر کا

یہ حسرت سے کے دلمین دید کے مشتاق جاتے ہین
کہین دیکھین رخ انور علاء الدین صابر کا

اگر ہے آرزو کوئی تو بس ہے آرزو اتنی
یہ سر ہو اور وہ سنگ در علاء الدین صابر کا

یہ سب ہے ادنے کرامت اونکے دریائے کرامت کی
ہے جاری رات دن لنگر علاء الدین صابر کا

ہمیشہ عطر یہ پھولون کی خوشبو سے مہکتا ہے
غلاف روضۂ اطہر علاء الدین صابر کا

نشانِ نقشِ پا حوران جنت دیکھکر چو لین
بنا ہے قیمتی جو ہر علاء الدین صابر کا

کھڑے ہین ہاتھ باندھے سر جھکائے سب جنید جیسا

کوئی دیکھے تو گرد قبر علاء الدین صابر کا

ترپ اس مین ہوئی پیدا اویسی کے تیر الفت سے
ہے خواہان یہ دل مضطر علاء الدین صابر کا

ستارے چرخ سے ایسے جھکے شوق زیارت مین
سر تربت بنے جھومر علاء الدین صابر کا

شراب معرفت کے پینے والے جھوم کر بولے
لب جان بخش ہے ساغر علاء الدین صابر کا

گلستان جنان کی سیر کرنا ہے اگر راغب
تو روضہ دیکھلو چلکر علاء الدین صابر کا

غزل طالب

آتش غم سے جلایا ہے جگر اے صابر
رخ پر نور ترا دیکھے اگر اے صابر

مجھکو حورونکی تمنا ہے نہ جنت کی ہوس
ہر گھڑی اسکی قیامت ہو تو ہر پل محشر

خال اسواسطے ہے تیرے رخ انور پر
تیرے دل تیر نظر مجھکو کہین تک تشنا سی

آپ کا نام ہوا صفحۂ دل پر منقوش
یاد کیسے کی کبھی رخ کا تصور ہے کبھی

اپنے مہجور کی لے جلد خبر اے صابر
شرم سے ابر مین چھپ جائے قمر اے صابر

عمر ہو تیری محبت مین بسر اے صابر
نہین ہوتی شب فرقت کی سحر اے صابر

نہ لگے شمس و قمر کی ہی نظر اے صابر
مین جو کہدوں تمکو گر دن شمس و قمر اے صابر

اب مین ہون آتش دوزخ سے نڈر اے صابر
مضطر طالب تیرا ہون شام و سحر اے صابر

زلف و رخسار کا تیرے ہے ثنا خوان طالب
شغل رہتا ہے یہی شام و سحر اے صابر

غزل مفتون

جہان مین فیض ہے اکثر علاء الدین صابر سے
ہوا پرنور ہے کلیر علاء الدین صابر سے

خبر لینا ذرا جلدی ترا شیدا پریشان ہے
صبا کہدے تو یہ جا کر علاء الدین صابر سے

صبا مین ہے نہین طاقت سنائے جو تری حالت
تو کہدے خود دل مضطر علاء الدین صابر سے

خدارا رحم ہو مجھپر بتادے یہ کوئی آکر
مین درد دل کہون کیونکر علاء الدین صابر سے

مجھے عاشق سمجھ کے تم پلادو جام وحدت کا
کہونگا ہوش مین آکر علاء الدین صابر سے

نہ کیون خوش ہون کہ پائی ہے غلامی کی سند مینے
جیب حضرت دلبر علاء الدین صابر سے

ترا مفتون پریشان ہے بہت حالت ہے بگڑی
کہے اب یہ کوئی جا کر علاء الدین صابر سے

غزل شیدا

پیر عشق کے دارا علاء الدین علی احمد
جہان کے سرور و آقا علاء الدین علی احمد

جہانگیر اپنی جیرونی جبیں پیرایتے ملکوں
ندیم صاحب اسرار علاء الدین علی احمد

شراب عشق کی ساقی فنائی عشق سے باقی
رموز عشق کے دانا علاء الدین علی احمد

پیمبر جادہ شاہی بجز سے تیغ تا باہی
تیرے شکر ہیں نابینا علاء الدین علی احمد

بہار باغ رعنائی گل بستان زیبائی
خدا کے طفیل شیدا علاء الدین علی احمد

غزل طالب

خواب ہی میں رخ پرنور دکھا اے صاحب
میری سوئی ہوئی تقدیر جگا اے صاحب

شیوہ صبر و رضا کے رہے پابند مدام
طالب عشق میں ہو تم جیسے اے صاحب

جب ساقی تری دہلیز کی ہو جائے نصیب
میری تقدیر سے کیجے کیوں شاہ اے صاحب

تجھے پاتے ہیں مریضان محبت صحت
مرض عشق کی تم آپ دوا اے صاحب

ہوگیا خلق میں رسوا میں انہیں کے ہاتھ
نفس و شیطان کے فریب سے بچا اے صاحب

تجھکو کہتا ہے ہر ایک بندہ نواز اے آقا
میرے بگڑے ہوئے کاموں کو بنا اے صاحب

بات بگڑے نہ مری حشر میں اے بندہ نواز
آپ ہی کا ہوں برا ہوں کہ بھلا اے صاحب

کر دعا حق سے کہ آفاق میں ہو امن و امان
سب کو طاعون کی تکلیف سے بچا اے صاحب

تیرے طالب کا دل افسردہ ہوا جاتا ہے
یاد آتی ہے جو گلیوں کی فضا اے صاحب

واہ کیا لطف و کرم ہے کہ وہاں آ پہنچے
وقت مشکل کے جو طالب کہا اے صابر

غزل محتاج

عشق صابر دل مین میرے جب سے پیدا ہو گیا
کیا سے کیا اے میرے خالق میرا رتبہ ہو گیا

کیا تھا لطف حضرت صابر سے کیا کیا ہو گیا
یعنی اک قطرہ سے اک دم بھر مین دریا ہو گیا

عارض سلطان کلیر جب سے بے پردا ہوا
دیکھکر مہر فلک کا رنگ پھیکا ہو گیا

مدعا دل کا میرے ہر ایک پورا ہو گیا
سامنے آنکھون کے جب صابر کا روضا ہو گیا

سنتے ہی بس قامت پیران کلیر کی صفت
بہر تعظیم و ادب خم نخل طوبے ہو گیا

گلشن کلیر سے جب آئی نسیم نو بہار
غنچہ دل میرا اک دم مین شگفتہ ہو گیا

اے شہ کلیر دکھا دو مجھکو جلوہ دیدار کا
[illegible] آنکھین [illegible] سے ایسا ہو گیا

[illegible] محتاج [illegible] ہوا

الشہر اللہ کیا مرا اچھا طریقا ہو گیا

سن کے مجھ سے گیسوئے پیران کلیر کی صفت
سنبل باغ جنان کو دم مین سودا ہو گیا

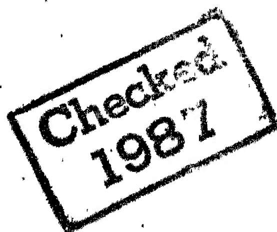
اے شہ کلیر جو برسا آپ کا ابر کرم
سبز سرتا پا میرا نخل تمنا ہو گیا

ساؤدہ سے جاؤنگا مین سر کے بل کلیر شریف
کہہ رہا ہے شوق گر صابر کا ایما ہو گیا

کب وہ عاشق ہو گا حور جلد پر ابو اعظو
حضرت پیران کلیر کا جو شیدا ہو گیا

دولت دیدار سے کردو غنی محتاج کو
خواجہ صابر آپ کا یہ دل سے شیدا ہو گیا

تمام شد



اپریل ۱۹۱۴ء

سوانح خواجہ غریب نواز

بوئے گلہائے گلستان دلا می آید   مگر از جانب اجمیر صباحی آید

ہم نہایت مسرت کیساتھ آپ کو اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رحمتہ اللہ علیہ کی مکمل اور مفصل سوانح عمری جسکو شایع ہو گئی ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونے لگی ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ آجتک جتنی تاریخ خواجہ غریب نواز کے متعلق شایع ہوئی ہیں یہ تذکرہ اُن سب کا جامع ہے اور ساتھ ہی ایسی اجمیر گائڈ ہے جس سے بہتر دوسری نہیں ملسکتی۔

سوانح خواجہ غریب نواز صاف ستھری زبان اردو میں سفید کاغذ پر نہایت خوشخط چھپی ہے اور اس میں سینکڑوں سے زیادہ نقشے دیئے گئے ہیں۔

سوانح خواجہ غریب نواز کی موجودگی میں کسی دوسری تاریخ کی ضرورت نہیں رہتی کہ اس میں خواجہ کی پیدائش سے وفات تک تمام حالات مع کشف و کرامات درج ہیں۔

سوانح خواجہ غریب نواز اگر آپ کے ساتھ ہے تو اجمیر شریف کا ہر مقام آئینہ کی طرح آپ کے سامنے اور آپ کو اجمیر پہونچکر کسی رہنما یا رہبر کی ضرورت نہ ہوگی۔

سوانح خواجہ غریب نواز میں جو کچھ لکھا گیا ہے نہایت تحقیق اور محنت سے لکھا گیا ہے اسلئے کوئی تاریخ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

سوانح خواجہ غریب نواز نے شایع ہوتے ہی ملک میں دھوم مچادی ہے اور تاریخ اسکے سامنے تقویم پارینہ ہو گئی ہیں۔

اگر آپ کو خواجہ بزرگ اور اجمیر شریف کے مکمل و مفصل حالات دیکھنے ہوں الاگر ... اجمیر کی سیر کرنی منظور ہو تو آپ سوانح خواجہ غریب نواز دیکھیے یہ ہر طرح قابل اطمینان جامع و مانع ... دلچسپ و پر اثر ثابت ہوگی۔ بنا بریں اس کتاب کو جلد خریدنے کی کوشش کریں ورنہ اگر ... اسی طرح روز افزوں ترقی پذیر رہا تو مجبوراً دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا قیمت باوجود ... صرف ... محصول ڈاک

مقبول عام کتاب میں جناب سلطان العارفین حضرت خواجہ ... چشتی رحمتہ اللہ کے مفصل حالات کے علاوہ اجمیر کے مقامات ... درج کیا گیا ہے ایک مایہ ناز اجمیر شریف کا ...	تحفۂ خواجہ معہ نقشہ جات

حافظ فیاض الدین منیجر ابو العلائی اسٹیم پریس ... کی منڈی آگرہ